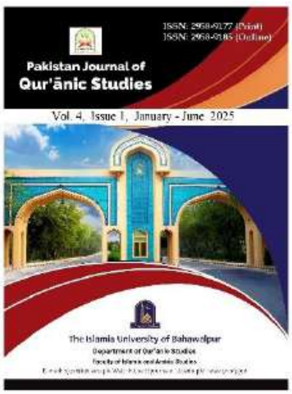

Pakistan Journal of Qur'ānic Studies

ISSN Print: 2958-9177, ISSN Online: 2958-9185

Vol. 4, Issue 1, January – June 2025, Page No. 51 - 73

HEC: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1089226#journal_result

Journal homepage: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs

Issue: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/issue/view/243

Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4031

Publisher: Department of Qur'ānic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan

Title **An Introductory Review of Selected Urdu Commentaries on Hadith Literature by Scholars of South Punjab**

Author (s): **Muhammad Nazeer**
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G.Khan, 2022GU1335@student.gudgk.edu.pk.
Dr. Ashfaq Ahmed
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G.Khan, aahmed@gudgk.edu.pk.

Received on: 10 June, 2025
Accepted on: 22 June, 2025
Published on: 30 June, 2025

Citation: Muhammad Nazeer, and Dr. Ashfaq Ahmed. 2025. " كتب حديث پر جنوبی پنجاب كے علماء كی منتخب اردو شروحات كا تعارفی جائزہ: An Introductory Review of Selected Urdu Commentaries on Hadith Literature by Scholars of South Punjab". *Pakistan Journal of Qur'ānic Studies* 4 (1):51-73. https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4031.

Publisher: The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan.

All Rights Reserved © 2025 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

کتب حدیث پر جنوبی پنجاب کے علماء کی منتخب اردو شروحات کا تعارفی جائزہ

An Introductory Review of Selected Urdu Commentaries on Hadith Literature by Scholars of South Punjab

Muhammad Nazeer

PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G.Khan, 2022GU1335@student.gudgk.edu.pk.

Dr. Ashfaq Ahmed

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, D.G.Khan, aahmed@gudgk.edu.pk.

Abstract:

After the Holy Qur'an, the Hadith constitutes the second fundamental source of the sacred Sharia'h, divinely entrusted to the Prophet Muhammad ﷺ by Allah Almighty to elucidate and interpret the Qur'anic text. Just as the Qur'an is preserved due to its status as revealed scripture, so too it was imperative given that the Prophet ﷺ was the bearer of revelation that the Hadith and the blessed Seerah remain equally safeguarded. Consequently, the scholars of Hadith dedicated their entire lives to the preservation and propagation of the noble Hadith. In pursuit of this, they not only compiled the Prophetic narrations using diverse methodological approaches and frameworks but also established rigorous principles and legal standards to ensure the integrity of the tradition. Furthermore, in every era, numerous scholars produced commentaries, glosses, and annotations to clarify and interpret the Hadith, thereby facilitating lay comprehension and accessibility of its teachings.

Within Pakistan, particularly in South Punjab, numerous scholars have made significant contributions toward the explanation, exposition, and elucidation of the Hadith. Some authored marginalia and annotations on canonical Hadith texts and volumes, while others composed independent treatises devoted exclusively to Hadith studies.

In this research paper, a concise introductory and stylistic review of Urdu annotations and marginal glosses on Hadith works authored by scholars from South Punjab.

Keywords: *Annotations, Hadith Literature, Explications, Manuscripts, South Punjab.*

Article Link: https://journals.iub.edu.pk/index.php/pjqs/article/view/4031

تمہید:

قرآن مجید کے بعد حدیث نبوی شریعت مطہرہ کا دوسرا بنیادی ماخذ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل نے قرآن مجید کی تبیین وتوضیح کی ذمہ داری تفویض فرمائی تھی۔ حدیث نبوی اور سیرت طیبہ کے لیے یہ ضروری اور ناگزیر تھا کہ یہ اسی طرح محفوظ ہوتی کہ جس طرح قرآن مجید محفوظ ہے کہ آپ ﷺ صاحب وحی ہیں۔ لہذا محدثین کرام نے حدیث مبارکہ کی حفاظت اور اس کی تعلیم وترویج میں اپنی زندگیوں کو صرف کیا۔ ہر دور میں احادیث طیبہ کی توضیح و تبیین کے لیے شروحات، حواشی اور تعلیقات بھی مرتب کی گئیں تاکہ لوگوں کے لیے احادیث مبارکہ کی تفہیم آسان ہو جائے اور وہ ان میں وارد مسائل وامور کو باآسانی سمجھ سکیں۔ پاکستان میں جنوبی پنجاب کے متعدد علماء نے بھی حدیث نبوی کی تشریح، تبیین وتوضیح کے لیے مختلف نوعیت کی خدمات سرانجام دیں۔ بعض علماء نے کتب حدیث واجزاء وغیرہ پر حواشی وتعلیقات مرتب کی ہیں۔ جب کہ بعض نے حدیث ہی کی بابت مستقل تصانیف لکھی ہیں۔ ذیل کی سطور میں جنوبی پنجاب کے اہل علم کی کتب احادیث پر مرتب کردہ منتخب اردو تعلیقات وحواشی کا مختصر تعارفی واسلوبیاتی جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس ضمن میں ترتیب یہ قائم کی گئی ہے کہ بالترتیب بہاولپور ڈویژن، ڈیرہ غازیخان ڈویژن اور ملتان ڈویژن کے علماء کی شروح کو شامل بحث کیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ بحث درج ذیل دو ذیلی ابحاث میں تقسیم کی گئی ہے:

- مبحث اول: صحیحین پر جنوبی پنجاب کے علماء کی، منتخب اردو تعلیقات وشروحات کا تعارفی واسلوبیاتی جائزہ
- مبحث ثانی: سنن اربعہ پر جنوبی پنجاب کے علماء کی منتخب اردو تعلیقات وشروحات کا تعارفی واسلوبیاتی جائزہ

مبحث اول: صحیحین پر جنوبی پنجاب کے علماء کی منتخب اردو تعلیقات وشروحات کا تعارفی واسلوبیاتی جائزہ

صحاح ستہ میں صحیحین کا مقام اعلیٰ وارفع ہے کہ ان کی صحت پر امت کا اجماع ہے۔ ان کی افادیت کے پیش نظر برصغیر میں ان کی متعدد شروحات مرتب کی گئی ہیں۔ ذیل کی سطور میں صحیحین کی ان منتخب اردو شروحات وتعلیقات کا تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ پیش کیا جارہا ہے کہ جو جنوبی پنجاب کے علماء نے مرتب کی ہیں:

1۔ عطاء الباری (اردو شرح صحیح بخاری):

صحیح البخاری کو اللہ رب العزت نے یہ مقام عطا کیا کہ اس پر قرآن مجید کے بعد دین کے حوالہ سے صحیح ترین کتاب ہونے پر امت کا اجماع ہے۔ یہ کتاب تمام مدارس دینیہ میں شامل نصاب ہے۔ عطاء الباری صحیح بخاری کی منتخب اردو شرح ہے۔

مؤلف کا تعارف:

"عطاء الباری" کے مؤلف مولانا محمد عطاء المنعم ہیں۔ آپ طالبات کے ایک معروف ادارہ جامعہ حمیر اللبنات، علامہ اقبال ٹاون، رحیم یار خان کے استاذ حدیث ہیں۔

شرح کا تعارف:

صحیح البخاری کی اہمیت کے پیش نظر یہ کتاب جس طرح مدارس دینیہ میں شامل نصاب ہے اسی طرح بنات کے مدارس میں بھی اس کتاب کے اجزاء کو شامل نصاب کیا گیا ہے۔ خصوصاً یہ شرح " عطاء الباری " وفاق المدارس العربیہ کے تحت طالبات کے نصاب کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ اس شرح میں درج ذیل کتب و ابواب کی شرح کو موضوع بحث بنایا گیا ہے:

1۔ کتاب بدء الوحی   2۔ کتاب الایمان   3۔ کتاب العلم   4۔ کتاب الجہاد

5۔ کتاب بدء الخلق   6۔ کتاب الانبیاء   7۔ کتاب المناقب   8۔ کتاب التفسیر

9۔ کتاب النکاح

یہ شرح دو مجلدات پر محیط ہے۔ یہ اردو شرح ہے جب کہ اسے ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان نے 2019ء میں طبع کیا۔ کتاب کی ابتداء میں ایک مفصل مقدمہ قائم ہے جس میں حدیث اور اس کے علم کی ترویج کے ادوار، کتب احادیث کی اقسام وغیرہ کے تذکرے کے بعد امام بخاریؒ کے حالات اور ان کی کتاب کا تعارف اور اس کی خصوصیات ذکر کی ہیں۔

شرح کا اسلوب:

یہ شرح چونکہ طالبات کے نصاب کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے تو مؤلف نے اس کی توضیح میں آسان فہم اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس شرح میں مولف نے درج ذیل کام کیے ہیں :

- تراجم ابواب کا ما قبل ابواب سے ربط واضح کیا ہے۔
- ترجمۃ الباب کی وضاحت کی ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ باب کس مناسبت سے قائم کیا ہے۔
- ترجمۃ الباب اور اس کے تحت آنے والی احادیث میں مطابقت اور اس ضمن میں کبار شارحین کی توجیہات ذکر کی ہیں۔
- مشہور رواۃ صحابہ کرام کا جامع تعارف قلمبند کیا ہے۔
- حدیث کی شرح میں بقدر حاجت کہیں تفصیل ذکر کی ہے اور کہیں اختصار ملحوظ رکھا ہے۔
- مسائل کے ضمن میں ائمہ اربعہ کے مذاہب اور ان کی ادلہ ذکر کی ہیں۔

ذیل میں شارح کے اسلوبِ شرح کی مثال مذکور ہے:

کتاب بدء الوحی کے بیان میں اولاً شارح نے یہ ذکر کیا کہ امام بخاریؒ نے بسم اللہ کے متصل بعد بدء الوحی کا بیان شروع کیا ہے اور اس سے قبل کوئی خطبہ وغیرہ نہیں لائے۔ اسے شارح نے امام بخاریؒ کا جداگانہ انداز قرار دیا ہے۔ اور اس جداگانہ

انداز پر پیدا ہونے والے اشکال کہ دیگر محدثین کے طرز کو کیوں ترک کیا، اس پر شارح نے چھ نکات میں جواب دیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے لفظ "باب" کی لغوی توضیح کی بابت درج ذیل بحث ذکر کی ہے، شارح رقمطراز ہیں :

"لفظ باب کو تین طریقے سے پڑھا گیا ہے۔ **پہلا طریقہ** : بابٌ کیف کان بدء الوحی۔ تنوین کے ساتھ پڑھا جائے گا۔ اس صورت میں باب خبر ہو گی مبتدا محذوف کی، یعنی ھذا بابٌ، اور بابٌ سے اگلی عبارت باب سے بدل ہو گی۔ **دوسرا طریقہ:** بابُ کیف کان، بغیر تنوین کے پڑھا جائے تو اس صورت میں لفظ باب مضاف ہو گا اور اگلا جملہ مضاف الیہ ہو گا۔ **تیسرا طریقہ:** لفظ باب کو ساکن پڑھا جائے اور یہ سکون شمار کرنے کے انداز میں ہو گا۔ عرب کا یہ قاعدہ ہے کہ اگر کچھ چیزیں شمار کی جاتی ہیں تو وہ اس کو ساکن پڑھ کر شمار کرتے ہیں، جیسے واحد، اثنان وغیرہ، لہذا صحیح بخاری شریف میں جہاں بھی باب آئیں گے ان میں سے اکثر بیشتر جگہوں میں تینوں مذکورہ بالا طریقوں سے پڑھ سکتے ہیں"[1]

اس نوعیت کی لغوی توضیحات بقدر ضرورت شارح نے مختلف مقامات پر درج کی ہیں۔ کیونکہ یہ شرح طالبات کے لیے مرتب کی گئی ہے لہذا ان میں مسائل کے استنباط کا ملکہ پیدا کرنے کی غرض سے شارح آسان فہم انداز میں مسائل کا استنباط کرتے ہیں یا پھر فقہاء کے مستنبط کردہ مسائل کو نقل کر دیتے ہیں۔ مثلاً: امام بخاریؒ پہلی حدیث نیت کے اخلاص کی بابت لائے ہیں، حدیث ملاحظہ ہو:

"قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ"[2]

"سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اعمال کا مدار نیتوں پر ہے، اور بے شک ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہے کہ وہ اسے پا لے، یا کسی عورت کی طرف کہ وہ اس سے نکاح کرے، پس اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی"

اس حدیث سے شارح نے آسان فہم انداز میں درج ذیل مسائل مستنبط کیے ہیں اور ان کی بابت یہ بھی وضاحت کی ہے کہ یہ مسائل اس حدیث سے کبار فقہاء نے فقہی و تقابلی انداز میں مستنبط کیے ہیں:

"1۔ ائمہ ثلاثہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے وضو اور غسل میں نیت کو واجب قرار دیا ہے جب کہ امام اعظمؒ کے نزدیک وضو یا غسل میں نیت ضروری نہیں۔

---

[1] ۔ مولانا محمد عطاء المنعم، عطاء الباری (ملتان: ادارہ تالیفات اشرفیہ، 2019ء)، 1 : 49۔

[2] ۔ محمد بن اسماعیل البخاری، الجامع الصحیح (بیروت: دار طوق النجاۃ، 2001ء)، کتاب بدء الوحی، رقم الحدیث: 01۔

2۔ حدیث پاک سے دوسرا استنباط کیا ہوا مسئلہ یہ ہے امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کی ایک روایت کے مطابق رمضان کے مہینہ میں ایک نیت تمام روزوں کے لیے کافی ہے جب کہ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک ہر روزہ کے لیے الگ الگ نیت ضروری ہے۔

3۔ ایک مسئلہ یہ مستنبط کیا گیا ہے کہ خطبہ کے دوران احادیث بیان کرنا جائز ہے، جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ کے دوران یہ حدیث بیان فرمائی "[3]

عطاء الباری میں اسی طرز کی شرح کی گئی ہے، یعنی شارح حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں، ترجمۃ الباب کے متعلق توضیح ذکر کرتے ہیں، مفصل یا مختصر شرح کرتے ہیں، لغوی بحث ضرورت کے تحت ذکر کرتے ہیں اور مسائل کے استنباط کے ساتھ کسی مسئلہ میں بعض اوقات فقہاء کے اقوال کے اختلاف کو بھی بیان کرتے ہیں۔

2۔ تعلیمات الباری (شرح صحیح بخاری):

اس شرح کے شارح مفتی محمد ادریس ہیں۔ آپ کا تعلق خانیوال کی تحصیل کبیر والا سے ہے۔ جب کہ آپ جامعہ دار العلوم کبیر والا سے ہی فیض یافتہ ہیں۔

شرح کا تعارف:

یہ شرح اردو زبان میں ہے اور چار مجلدات پر محیط ہے۔ مقدمہ میں شارح نے علم حدیث کی مبادیات ذکر کی ہیں۔ اسی طرح حجیت حدیث پر آپ نے جامع بحث ذکر کرتے ہوئے صحیح بخاری کے تراجم ابواب کا ذکر کرتے ہوئے مقدمہ کو ختم کیا ہے۔ یہ شرح صحیح بخاری کے ان منتخب کتب و ابواب پر مشتمل ہے کہ جو وفاق المدارس العربیہ کے شعبہ طالبات کے نصاب کا حصہ ہیں۔ شرح کا انداز سہل اور عام فہم ہے اور یہ طالبات کو ملحوظ رکھ کر مرتب کی گئی ہے۔

شرح کا اسلوب:

شارح کا اس شرح میں اسلوب یہ ہے کہ آپ متن حدیث ذکر کرنے کے بعد اس کا بامحاورہ ترجمہ ذکر کرتے ہیں اور پھر اس کی تشریح کرتے ہیں۔ اگر متن میں کوئی واقعہ مذکور ہو تو آپ شرح میں اس کا سیاق و سباق اور پس منظر بھی ذکر کرتے ہیں جس سے حدیث میں مذکور واقعہ کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک خاص چیز جو اس شرح میں نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ دوران شرح جہاں ضرورت ہو وہاں نصیحت کرتے ہوئے جید علماء کے اقوال یا اپنا قول ذکر کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

[3]۔ مولانا محمد عطاء المنعم، عطاء الباری، 1 : 55۔

امام بخاریؒ اپنی صحیح میں کتاب بدء الوحی کے تحت جو آخری روایت لائے ہیں وہ سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور ہرقل روم کے مابین مکالمہ پر مبنی حدیث ہے کہ جس میں ہرقل نے نبی کریم ﷺ کی بابت سیدنا ابو سفیان رضی اللہ عنہ سے سوالات پوچھے تھے۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے، لیکن اس وقت آپ نے نبی کریم ﷺ کے مخالف ہونے کے باجود آپ کی بابت ہرقل روم کے سامنے کوئی غلط بیانی نہیں کی۔ شارح نصیحت نقل کرتے ہیں:

"مفتی محمد تقی عثمانی کہتے ہیں کہ یہاں ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ یہ لوگ نبی کریم ﷺ کے زبردست دشمن ہیں اور ان کی جان وخون کے پیاسے ہیں لیکن ان سے متعلق جب کوئی بیان کر رہے ہیں یا کوئی وصف بیان کر رہے ہیں تو اس بات کا لحاظ رکھا کہ آپ ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہو جائے، زیادہ سے زیادہ اگر کلمہ داخل کر سکے تو وہ یہ کہ اب ہمارے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ ہے، پتہ نہیں وہ کیا کریں گے۔ بس اس سے آگے کچھ نہیں۔ اور ہمارا یہ حال ہو گیا ہے کہ اگر کوئی مخالف ہو چاہے ذاتی مخالف ہو یا مذہبی عداوت ہو، صرف دوسرے فرقے کا آدمی ہو، چاہے بریلوی ہو، اہل حدیث یا شیعہ ہو، تو اس کی طرف بات منسوب کرنے میں کوئی احتیاط اور جھجک نہیں، محض اپنے قیاس یا گمان سے ایسا سمجھنے لگے کہ ایسا کرتا ہو گا۔ اور اس کو تعبیر کر دیا "کرتا ہے"۔ اس میں اس بات کا اہتمام نہیں کہ تحقیق اور تثبت سے کام لیا جائے کہ واقعی اس کی طرف جو نسبت کر رہا ہوں وہ صحیح ہے یا غلط ہے؟۔۔۔۔ خدا کے لیے اس طریقہ کار کو چھوڑ دیں، اپنا کوئی کتنا بڑا مخالف کیوں نہ ہو، لیکن اس کی طرف کوئی بات منسوب کرنے سے پہلے تحقیق اور تثبت کریں، اس کے بغیر یہ کام نہ کریں، ہمیں یہ سبق لینے کی بات ہے کہ ابو سفیان نے باوجود دشمن ہونے کے کوئی غلط بات حضور ﷺ کی طرف منسوب نہیں کی"[4]

شارح نے تفصیل کے ساتھ یہ شرح مرتب کی ہے۔ البتہ بعض مقامات پر کہ جہاں تفصیل کی ضرورت نہیں ہوتی وہاں آپ مختصر شرح ہی ذکر کرتے ہیں۔ اس شرح کا اسلوب عام فہم ہے تا کہ طالبات کو حدیث سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

3۔تسهيل البخاری فی حل صحيح البخاری:

اس شرح کے شارح مولانا سیف الرحمٰن ہیں۔ آپ جامعہ عمر بن خطاب، شاہ رکن عالم کالونی، ملتان کے شیخ الحدیث ہیں اور عرصہ دراز سے اسی مدرسہ میں صحیح بخاری کی تدریس کر رہے ہیں۔

[4]۔ مفتی محمد ادریس، تعلیمات الباری (لاہور: دار المطالعہ، 2022ء)، 1 : 122۔

شرح کا تعارف:

یہ شرح اردو زبان میں ہے اور دو مجلدات پر محط ہے ۔ یہ ان محدود کتب اور ابواب پر مشتمل ہے کہ جو وفاق المدارس العربیہ کے تحت صحیح بخاری میں سے طالبات کے نصاب کا حصہ ہیں۔ابتدائے کتاب میں شارح نے ایک جامع مقدمہ قائم کیاہے جس میں انہوں نے مبادیات حدیث، بعض اصولی مباحث، امام بخاریؒ کا ترجمہ، صحیح بخاری کی خصوصیات اور اس کا جامع تعارف پیش کرتے ہوئے حدیث کی بابت منکرین حدیث کے بعض شبہات واشکالات کا رد بھی ذکر کیاہے۔

شرح کا اسلوب:

اس شرح کا اسلوب اور انداز عام فہم اور سادہ ہے۔شارح نے اس میں درج ذیل امور بیان کرنے کا التزام کیاہے:

- نصاب میں شامل تمام ابواب کی مکمل احادیث اور ان کے ترجمے کو بیان کرنے کا التزام کیاہے۔
- حدیث کے راوی کا مختصر مگر جامع تعارف ذکر کرتے ہیں۔
- شارح ہر حدیث کا سلیس ترجمہ ذکر کرتے ہیں اور احادیث کی جامع شرح بیان کرتے ہیں۔
- ترجمۃ الباب کی توضیح کرتے ہیں اور ہر باب کے بعد ایک تمہیدی پیراگراف بیان کرتے ہیں اور پھر اس باب میں مندرج احادیث کے درمیان ربط بیان کرتے ہیں۔
- مشکل اور غریب الفاظ کی وضاحت کرتے ہوئے بنیادی اور اہم مسائل ذکر کرتے ہیں۔

ذیل میں شارح کے اسلوب کی بابت مثال ذکر کی جارہی ہے:

امام بخاریؒ کتاب الجزیۃ کے تحت ایک باب بعنوان:"بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {وَإِنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ} الْآيَةَ" لائے ہیں۔اس کے ذیل میں یہ ایک روایت ہے جو عوف بن مالکؓ کے طریق سے ہے:

"سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: «أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَقَالَ: اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: مَوْتِي ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا"[5]

"ابو ادریس سے راوی نے سنا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے عوف بن مالکؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نبی ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا، آپ چمڑے کے ایک خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : یاد کرلو کہ قیامت

[5]۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجزیۃ،بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ،رقم الحدیث:3176۔

سے پہلے چھ باتیں وقوع پذیر ہوں گی: میری رحلت، پھر بیت المقدس کا فتح ہونا، اچانک اموات، یہ وبا تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں میں اچانک مرنے کی وبا پھیلتی ہے، سرمایہ داری کی کثرت، حتیٰ کہ کسی کو سو دینار دیے جائیں تو بھی وہ خوش نہ ہو، فتنہ کی بیماری جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو گی، اور پھر صلح نامہ جو تم مسلمانوں اور بنو اصفر کے مابین ہو گا، پھر وہ اس صلح نامہ سے پھر جائیں گے اور تمہارے مقابلہ میں اسی جھنڈے لیے ہوئے آئیں گے اور ان کے ہر پرچم کے تحت بارہ ہزار آدمیوں کا غول ہو گا"

ظاہری طور پر ایک طالب علم کو یہاں باب کے عنوان اور اس میں درج اس واحد حدیث کے مابین ربط کو سمجھنے میں دقت پیش آئے گی، لہذا شارح نے درج ذیل توضیح بیان کر کے باب کے عنوان اور حدیث کے مابین ربط کی درج ذیل وضاحت پیش کی ہے:

"ترجمہ الباب کا مقصد: امام بخاریؒ یہاں پر فرما رہے ہیں اگر کفار کے ساتھ مصلحت ہو جائے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمان بے فکر ہو جائیں بلکہ چوکنا رہنا چاہیئے کافر لوگ ہمیں معلوم نہیں کس وقت بد عہدی کریں، صلح توڑ کر حملہ آور ہو جائیں، اس سے غافل ہونا درست نہیں، ہوشیار اور چوکنا رہنا چاہیئے"[6]

درج بالا اقتباس میں شارح نے ترجمۃ الباب اور حدیث میں مطابقت کو واضح کیا ہے، یہ توضیح آسان فہم انداز میں کی گئی ہے تاکہ طالبات کو باآسانی سمجھ آسکے۔ اسی طرح جہاں شارح ضرورت محسوس کرتے ہیں وہاں متن حدیث میں وارد ہونے والے مشکل اور غریب الفاظ کی توضیح بھی ذکر کرتے ہیں اور بقدر ضرورت لغوی توضیحات کو بھی شامل بحث بناتے ہیں، مثلاً: امام بخاریؒ کتاب بدء الوحی میں دوسری روایت ام المؤمنین سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے لائے ہیں، روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ﵂: «أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ ﵁ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ. قَالَتْ عَائِشَةُ ﵂: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا"[7]

---

[6]۔ مولانا سیف الرحمٰن، تسہیل البخاری فی حل صحیح البخاری (ملتان: مکتبہ عمر بن خطاب، 2020)، 1 : 526۔

[7]۔ البخاری، الجامع الصحیح، کتاب بدء الوحی، رقم الحدیث: 02۔

"سیدہ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: آپ کے پاس وحی کس طرح آتی ہے ؟ تو رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: کبھی میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے اور وہ مجھ پر سخت ہوتی ہے۔ وہ حالت مجھ سے دور ہو جاتی ہے جب میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ کبھی فرشتہ آدمی کی صورت میں میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے، جو وہ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ سیدۃ عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں: میں نے سخت سردی کے دنوں میں آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوتے دیکھی، پھر جب وحی موقوف ہوتی تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا"

اس حدیث کے ضمن میں پہلے تو شارح نے ترجمۃ الباب کی توضیح کی اور اس حدیث کی سند کی بابت بعض افادات نقل کیے ہیں۔ بعد ازاں آپ نے "امھات المومنین " کی اصطلاح کی بابت وضاحت کی اور پھر نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے سوال کرنے والے صحابی سیدنا حارث بن ہشام کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد آپ نے حدیث کے مشکل اور غریب الفاظ کی وضاحت درج کی۔ آپ حدیث کے لفظ "فیصم عنی "کی بابت درج ذیل لغوی بحث لائے ہیں :

"قوله فيفصم عنی: اس کا معنٰی ہے: "جب وحی منقطع ہوتی اور ختم ہو جاتی تھی"، یہ لفظ فصم سے ہے، پھر اس کے لفظ کے نقل کرنے میں تین روایتیں ہیں: (1) يَفصِمُ (ض) سے مضارع معروف۔ (2) يُفصَمُ (ض) سے مضارع مجہول۔ (3) يُفصِمُ ،باب افعال سے مضارع معروف۔ تینوں کے معنٰی انقطاع وحی کے ہیں"[8]

درج بالا اقتباس میں شارح نے حدیث کے ایک مشکل اور غریب لفظ کی بابت جہاں معنٰی کی وضاحت بیان کی ہے وہیں لغوی طور پر اس کے اعراب کے ضبط کے حوالہ سے تین مختلف طرق پیش کیے ہیں اور ساتھ یہ بیان کیا کہ تینوں طریق اور تینوں ابواب سے یہ حروف اصلیہ ایک ہی معنٰی پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ شرح کیونکہ طالبات کے لیے مرتب کی گئی ہے لہذا یہ اختصار کے ساتھ ساتھ بنیادی مباحث پر مبنی ہے تاکہ طالبات کو بنیادی فہم دیا جاسکے اور انہیں اپنے نصاب کی تیاری میں کسی دقت کا سامنا نہ ہو۔، بنابریں اس شرح میں طویل فقہی ابحاث وغیرہ اور مشکل اصولی مباحث شامل نہیں ہیں۔

4۔ انعامات منعم لطالبات مسلم:

کتب احادیث میں صحیح بخاری کے بعد صحیح مسلم کا مقام و مرتبہ ہے۔ اس کی متعدد شروحات عربی و اردو زبان میں موجود ہیں۔ ان شروحات کی بنیادی طور پر دو اقسام ہیں : 1۔ مطول و مکمل 2۔ مختصر و مختص

[8] ۔ مولانا سیف الرحمٰن، تسہیل البخاری فی حل صحیح البخاری، 1 : 41۔

"انعامات منعم لطالبات مسلم" کا تعلق صحیح مسلم کی مختصر و مختص اردو شروحات میں سے ہے۔

شارح کا تعارف:

اس شرح کے شارح مولانا محبوب احمد بہاولپوری ہیں۔ آپ کی پیدائش بستی رحیم آباد، بہاولپور میں 25 دسمبر 1978ء کو ہوئی۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم جامعہ مدنیہ، بہاولپور سے حاصل کی۔ بعد ازاں منڈی یزمان میں واقع مدرسہ امداد العلوم میں تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھا۔ جب کہ آپ کا یہ تعلیمی سلسلہ جامعہ دارالعلوم، کبیر والا سے مکمل ہوا۔ 1999ء سے تاحال آپ کراچی میں مقیم ہیں اور جامع نور میں درس و تدریس کے ساتھ منسلک ہیں۔

شرح کا تعارف:

"انعامات منعم لطالبات مسلم" صحیح مسلم کی اردو زبان میں مختصر و مختص شرح ہے۔ یہ دو مجلدات پر محیط ہے اور 2005ء میں مکتبہ المقیت، کراچی سے طبع ہوئی۔ یہ شرح وفاق المدارس العربیہ کے تحت طالبات کے نصاب کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے۔ یہ منتخب نصاب درج ذیل کتب وابواب پر مشتمل ہے:

1۔ کتاب فضائل الانبیاء علیہم السلام 2۔ کتاب فضائل الصحابۃ رضی اللہ عنہم 3۔ کتاب البر والصلۃ

4۔ کتاب القدر 5۔ کتاب العلم 6۔ کتاب الذکر 7۔ کتاب التوبۃ

8۔ کتاب صفات المنافقین 9۔ کتاب القیامۃ 10۔ کتاب الجنۃ والنار

شرح کا اسلوب:

ابتداء میں شارح نے مبادیات علم حدیث کی بابت اہم مقدمہ قائم کیا ہے اور اسی کے تحت ہی آپ نے ان تمام باتوں کو جمع کر دیا ہے جن کا علم طلبہ و طالبات حدیث کے لیے ضروری ہے۔ اس شرح میں آپ نے درج ذیل نمایاں امور سر انجام دیے ہیں :

- تمام منتخب کتب و ابواب کی احادیث کو مع اعراب نقل کیا ہے۔ تاکہ طالبات کو ضبط اعراب میں دقت پیش نہ آئے۔
- ہر حدیث کا سلیس اور آسان انداز میں ترجمہ ذکر کیا ہے۔
- ہر حدیث کی اختصار اور جامعیت کے ساتھ تشریح کی ہے۔ یہ تشریح آپ ایک باب کی تمام روایات ذکر کرنے کے بعد بیان کرتے ہیں۔
- ابواب کے عناوین کی وضاحت ذکر کی ہے اور احادیث کا باب سے ربط بیان کرتے ہیں۔
- احادیث میں اگر کہیں تعارض کی کیفیت نظر آئی ہے تو آپ نے اسے عام فہم انداز میں دور کیا ہے۔

- متن میں وارد ہونے والے مشکل و غریب الفاظ کی توضیح ذکر کرتے ہیں۔
- متن حدیث میں کسی قسم کے اشکالات کی صورت میں سوال قائم کر کے اس کا جواب ذکر کرتے ہیں۔
- ہر کتاب کے مشمولہ ابواب اور احادیث کی ابتداء میں جامع فہرست ذکر کی ہے اور ہر کتاب کی ابتداء میں بھی اس کے مشمولہ ابواب اور احادیث کی فہرست شامل کی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قاری اس فہرست سے متعلقہ کتاب کی ضخامت سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے اور اس کتاب میں ابواب و احادیث کے شمار سے بھی واقف ہو جاتا ہے۔
- ہر کتاب کی ابتداء میں اس کتاب کے عنوان کی جامع وضاحت ذکر کرتے ہیں۔
- بقدر ضرورت بعض مقامات پر شارح نے عربی و اردو اشعار سے بھی استدلالات ذکر کیے ہیں جیسا کہ "قریش" کی توضیح میں آپ ایک عربی شعر لائے ہیں۔

ذیل میں شرح کے اسلوب کی مثال ذکر کی جا رہی ہے:

امام مسلمؒ اپنی صحیح میں "کتاب الفضائل" کے تحت "بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ" میں سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کے طریق سے درج ذیل روایت لائے ہیں:

"حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَأَوَّلُ شَافِعٍ، وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ"[9]

"سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں روز قیامت اولاد آدم کا سردار ہوں۔ سب سے پہلے میری قبر کھلے گی۔ اور سب سے پہلے میں سفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری سفاعت قبول ہو گی"

شارح نے بعد از ترجمہ اس حدیث کی جامع شرح ذکر کی ہے۔ اس میں اولاً یہ ذکر کیا کہ اس باب میں فقط یہی ایک حدیث وارد ہوئی ہے۔ بعد ازاں آپ نے دو سوال قائم کر کے ان کے جوابات پیش کیے ہیں۔ ایک اشکال قائم کر کے اس کا مفصل جواب ذکر کیا ہے۔ ثبوت شفاعت ذکر کرنے کے بعد شفاعت کی دس اقسام ذکر ہیں۔ اسی شرح میں آپ نے لفظ "سید" کی بابت لغوی بحث کو ذکر کیا ہے، آپ لکھتے ہیں:

"سیّد: دراصل سَيْوِدٌ تھا، والتَّعْلِيْلُ مَشْهُورٌ، معنٰی: سردار۔ سید کی تعریف علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ ہرویؒ نے کہا: سید وہ ہے جسے اس کی قوم اپنے سے بالاتر سمجھے، حقیقاً سردار وہی ہے جس کی قوم بخوشی مانے، قابض کے لیے سید استعمال نہیں

---

[9]۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا ﷺ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ، رقم الحدیث: 2278۔

ہو سکتا۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ سید وہ ہے جس کے سامنے لوگ اپنے مسائل حل کے لیے پیش کرتے ہوں اور وہ ان کی تکلیف و آلام کو دور کرے"[10]

درج بالا اقتباس میں شارح نے لفظ سید کی لغوی نحوی بحث ذکر کی۔ اس کے ساتھ یہ ذکر کیا کہ اس لفظ کے بننے کا قاعدہ معروف ہے۔ بعد ازاں آپ نے علامہ عینیؒ و دیگر علماء سے سے لفظ سید کی تعریف ذکر کی ہے۔ مکمل شرح میں شارح کا اسلوب یہی ہے کہ آپ جامع تشریح ذکر کرتے ہیں، الفاظ کی بقدر ضرورت توضیح کرتے ہیں، سوال وجواب کی سورت میں مسائل اور اشکالات کو حل کرتے ہیں۔

مبحث ثانی: سنن اربعہ پر جنوبی پنجاب کے علماء کی منتخب اردو تعلیقات و شروحات کا تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ

صحاح ستہ میں صحیحین کے بعد سنن اربعہ کا مقام و مرتبہ مسلمہ ہے۔ ان کتب کی مطول و مکمل اور مختصر و منتخب ہر دو مناہج پر شروحات مرتب کی گئی ہیں۔ ذیل میں سنن اربعہ کی ان منتخب اردو شروحات کا تعارفی و اسلوبیاتی جائزہ پیش کیا جارہا ہے کہ جو جنوبی پنجاب کے علماء نے مرتب کی ہیں :

1۔ انعامات رحمانی شرح ترمذی ثانی:

امام محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ کی "السنن" المعروف سنن ترمذی کا صحاح ستہ میں مقام اور مرتبہ مسلمہ ہے۔ یہ کتاب فقہی ترتیب سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کتاب کی متعدد معروف شروحات مرتب کی گئی ہیں، مثلاً:

1۔ تحفۃ الاحوذی از عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ 2۔ جائزۃ الاحوذی از ثناء اللہ المدنیؒ وغیرہ۔

سنن ترمذی کی بعض شروحات وہ ہیں کہ جو منتخب اور مختصر ہیں۔ یہ شرح "انعامات رحمانی شرح ترمذی ثانی" انہی میں سے ایک ہے۔

شارح کا تعارف:

اس شرح کے شارح مولانا محبوب احمد بہاولپوری ہیں۔ آپ کا تعارف گزشتہ سطور میں بیان ہوا ہے۔

شرح کا تعارف:

"انعامات رحمانی شرح ترمذی ثانی " سنن ترمذی کی اردو زبان میں منتخب و مختصر شرح ہے۔ یہ شرح 2008ء میں مکتبہ المقیت، کراچی سے طبع ہوئی۔ یہ شرح وفاق المدارس العربیہ کے تحت طالبات کے درج ذیل نصاب کو مد نظر رکھ کر ترتیب دی گئی ہے:

[10]۔ مولانا محبوب احمد، انعامات منعم لطالبات مسلم (ملتان: مکتبہ المقیت، 2005ء)، 71۔

1۔ابواب الاطعمۃ	2۔ابواب الاشربہ	3۔ابواب البر والصلۃ	4۔ابواب الطب
5۔ابواب الفرائض	6۔ابواب الوصایا	7۔ابواب الولاءوالھبۃ	8۔ابواب القدر
9۔ابواب الفتن	10۔ابواب الرؤیا	11۔ابواب الشھادات	12۔ابواب الزھد
13۔ابواب القیامۃ	14۔ابواب الجنۃ	15۔ابواب جھنم	16۔ابواب الایمان
17۔ابواب العلم	18۔ابواب الاستئذان	19۔ابواب الادب	20۔ابواب الامثال

ان ابواب کے ذیل میں پانچ صد تہتر (573) ذیلی ابواب اور ایک ہزار اکیاسی (1081) مرویات ہیں۔ جن کا اس شرح میں احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ شرح کل نو صد سات (907) صفحات پر محیط ہے۔

شرح کا اسلوب:

یہ شرح سنن ترمذی کی فقط ان کتب و ابواب پر محیط ہے کہ جو وفاق المدارس العربیۃ کے تحت طالبات کے نصاب کا حصہ ہیں۔ ابتدائے کتاب میں شارح نے جامع مقدمہ قائم کیا ہے کہ جو ستاون (57) صفحات پر محیط ہے۔ اس مقدمہ میں شارح نے امام ترمذیؒ کے احوال و آثار، علم حدیث کے مبادیات، سنن ترمذی کا صحاح ستہ میں مقام، نیز علم حدیث کے لیے سفر کرنے کی اہمیت شامل بحث کی ہیں۔

اس شرح میں شارح نے درج ذیل نمایاں امور سر انجام دیے ہیں :

- تمام احادیث پر اعراب لگائے ہیں تاکہ طالبات کو اعراب کے ضبط میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔
- سند حدیث کی بابت کلام اور توضیح ذکر کرتے ہیں۔
- ہر حدیث کا سلیس ترجمہ ذکر کر کے ہر حدیث کی جامع تشریح بیان کی ہے اور دوران شرح دیگر کتب احادیث سے بھی دلائل اخذ کیے ہیں۔
- احادیث پر تصحیح و تضعیف کا حکم لگاتے ہیں اور اس کی وجوہ ذکر کرتے ہیں۔
- متن میں موجود مشکل و غریب الفاظ کی لغوی توضیح ذکر کرتے ہیں۔
- حدیث میں وارد ہونے والے مسائل یا حدیث پر وارد کسی اعتراض کی توضیح کے لیے سوال قائم کرتے ہیں اور پھر اس کا کافی و شافی جواب ذکر کرتے ہیں۔
- مسائل کی توضیح میں سلف صالحین اور فقہائے اربعہ کے اقوال اور مذاہب ذکر کرتے ہیں۔
- حدیث پر امام ترمذیؒ کے تبصرہ کی توضیح پیش کرتے ہیں۔
- متن حدیث میں وارد ہونے والے علاقوں کی وضاحت ذکر کرتے ہوئے ان علاقوں کا محل وقوع ذکر کرتے ہیں۔

ذیل میں شرح سے مثال ذکر کی جارہی ہیں تا کہ شارح کا اسلوب سمجھا جاسکے:

امام ترمذیؒ سنن ترمذی میں " أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ" کے تحت " بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ" کے ذیل میں ایک روایت لائے ہیں جس کے راوی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں، روایت درج ذیل ہے:

"عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: «أَنْفَجْنَا» أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ خَلْفَهَا، فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا بِمَرْوَةٍ، فَبَعَثَ مَعِي بِفَخِذِهَا أَوْ بِوَرِكِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَكَلَهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَكَلَهُ؟ قَالَ: قَبِلَهُ"[11]

"سیدنا انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ہم نے مر الظہران میں ایک خرگوش بھگایا، اصحاب رسول ﷺ اس کے پیچھے دوڑے، میں نے اسے پکڑ لیا، اور ابو طلحہ کے پاس لے آیا، انہوں نے اسے ایک سفید دھار دار پتھر سے ذبح کر دیا، اور مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کی ران یا سرین دے کر بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے کھایا، میں (راوی) نے کہا: نبی نے اسے کھالیا ہے؟ انس نے کہا: اسے قبول کر لیا ہے"

خرگوش کی حلت و حرمت کا مسئلہ ادلہ کے میعار کے فرق کی وجہ سے علماء وفقہاء کے ہاں مختلف فیہ ہے۔ اس حدیث کی تشریح میں اولاً شارح نے حدیث میں خرگوش کے لیے وارد ہونے والے لفظ "ارنب" کی وضاحت کی اور "الکوکب الدری" سے اس توضیح کا حوالہ ذکر کیا۔ بعد ازاں آپ نے خرگوش کی حرمت کے حوالہ سے سنن ابو داؤد کی روایت کی بابت ذکر کیا کہ یہ ضعیف روایت ہے اور اس کے ضعف کی وضاحت ذکر کی۔ جب کہ اس کی حلت کی بابت سلف صالحین اور فقہاء کے مذہب کا ان الفاظ میں ذکر کیا:

"ائمہ اربعہ اور اکثر اہل علم کے نزدیک خرگوش کا گوشت مباح اور حلال ہے۔ سلف میں سے بعض (عبد اللہ بن عمرؓ صحابی، عکرمہؒ تابعی، محمد بن ابی لیلیٰؒ فقیہ) نے کراہت کا قول اختیار کیا ہے۔ جمہور کی دلیل حدیث باب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارنب کے گوشت کو قبول فرمایا، جو اس کی حلت کی تصریح و تثبیت ہے۔ یہ حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، الغرض صحاح کی جملہ کتب میں موجود ہے اور صحیح ہے۔ والعمل علیٰ ھذا، میں امام ترمذیؒ نے یہی بیان کیا ہے"[12]

درج بالا اقتباس میں شارح نے جہاں مسئلہ کی بابت جمہور ائمہ وفقہاء کا مؤقف ذکر کیا وہیں بعض ان سلف صالحین کے بھی اسماء ذکر کیے کہ جن کے ہاں خرگوش کا گوشت مکروہ ہے، لیکن ساتھ یہ توضیح ذکر کی کہ جب صحیح حدیث کے مطابق نبی کریم

[11] ۔ محمد بن عیسیٰ الترمذی، السنن (بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1996ء)، ابواب الاطعمة، بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْأَرْنَبِ رقم الحدیث: 1789۔

[12] ۔ مولانا محبوب احمد، انعامات رحمانی شرح ترمذی ثانی (کراچی: مکتبہ المقیت، 2008ء)، 64۔

ﷺ نے اس گوشت کو مباح قرار دیا تو عمل بھی اسی پر ہونا چاہیئے۔ اس کے ساتھ آپ نے اس حدیث کے دیگر طرق کی طرف اشارہ کر دیا کہ کتب صحاح میں اس حدیث کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے اور ساتھ یہ وضاحت ذکر کی کہ حدیث کے ذکر کرنے کے بعد امام ترمذی نے "والعمل علیٰ ھذا" میں دراصل اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ جمہور کے ہاں عمل اسی حدیث کی وجہ سے خرگوش کے گوشت کی حلت کا ہے۔

2۔ روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابی داؤد:

صحاح ستہ میں سنن ابو داؤد کا مقام مسلمہ ہے۔ یہ کتاب فقہی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے امام ابو داؤدؒ کا ایک خاص اسلوب ہے کہ آپ جہاں احادیث و روایات لائے ہیں وہیں آپ حدیث کی سند پر بھی کلام ذکر کرتے ہیں اور فقہی مسائل میں اپنی آراء بھی پیش کرتے ہیں۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر یہ کتاب تمام مدارس دینیہ کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کتاب کی اردو شروح بنیادی طور پر دو قسم کی ہیں : 1۔ مکمل 2۔ منتخب

سنن ابو داؤد کی بعض معروف شروح درج ذیل ہیں :

- معالم السنن از امام ابو سلیمان الخطابیؒ
- مرقاۃ الصعود الیٰ سنن ابی داؤد از امام جلال الدین السیوطیؒ
- تھذیب السنن از امام ابن قیمؒ

یہ وہ بعض معروف شروحات ہیں کہ جن کا تعلق قسم اول سے ہے یعنی یہ مکمل و مطول شروحات ہیں۔ جب کہ زیر نظر شرح " روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابی داؤد" منتخب و مختصر شرح ہے۔

شارح کا تعارف:

آپ کا نام مولانا ریاض احمد ہے۔ آپ ملتان شہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ ابتدائی دینی تعلیم جامعہ قاسم العلوم، ملتان کے فاضل عالم مولانا محمد حنیفؒ سے حاصل کی بعد ازاں آپ 1979ء میں جامعہ علوم اسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی تشریف لے گئے۔ وہیں سے آپ نے سند فراغت حاصل کی۔ اس وقت آپ مدرسہ امداد العلوم میں استاذ حدیث ہیں اور مکتبہ امدادیہ، ملتان کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔

شرح کا تعارف:

"روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابی داؤد" وفاق المدارس العربیہ کے تحت درجہ عالیہ کی طالبات کے نصاب کے مطابق ترتیب دی گئی ہے۔ یہ اردو زبان میں ہے اور فقط ایک جلد پر محیط ہے۔ اس شرح کو مکتبہ امدادیہ، ملتان نے 2006ء میں طبع کیا تھا۔

شرح کا اسلوب:

ابتدائے کتاب میں مصنف نے ایک جامع اور شافع مقدمہ ذکر کیا ہے۔ یہ مقدمہ دراصل انہوں نے مولانا محمد عاقل، صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور، انڈیا کی سنن ابو داؤد کی شرح "الدر المنضود علی سنن ابی داؤد" سے اخذ کیا ہے اور مقدمہ میں اس بات کو ذکر کیا ہے کہ یہ مقدمہ میں کافی وشافی سمجھتے ہوئے "الدر المنضود" سے مستعار لے رہا ہوں۔

" روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابی داؤد" کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں:

- یہ منتخب شرح ہے، اس میں فقط سنن ابو داؤد کے اس منتخب حصہ کی شرح ذکر کی گئی ہے جو وفاق المدارس العربیۃ کے درجہ عالمیہ برائے طالبات کا نصاب ہے۔
- احادیث پر اعراب لگائے گئے ہیں تاکہ طالبات کو اعراب لگانے میں دقت پیش نہ آئے۔
- احادیث کا آسان وسلیس ترجمہ کیا گیا ہے اور بقدر ضرورت مشکل الفاظ کی صرفی ونحوی تحلیلات پیش کی گئی ہیں۔
- فقہی مسائل کے بیان میں اختصار کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔

شارح کا اسلوب اختصار پر مبنی ہے۔ آپ حدیث کا ترجمہ ذکر کرنے کے بعد اس کے متصل ہی مختصر شرح ذکر کر دیتے ہیں یا پھر باب کی مکمل احادیث ذکر کرنے کے بعد ان کی شرح ذکر کرتے ہیں۔ غریب الفاظ کی توضیح بھی قلیل مقامات پر کرتے ہیں۔ مثلاً: امام ابو داؤد کتاب الادب میں "باب فی الانتصار" کے تحت ام محمد کے طریق سے ایک روایت لائے ہیں، جس کے ابتدائی الفاظ درج ذیل ہیں:

"قالت أمُّ المؤمنين: دَخلَ عليَّ رسولُ الله ﷺ وعندنا زينبُ بنتُ جَحْشٍ، فجعل يَصنَعُ شيئاً بيده، فقلتُ بيدِه، حتى فَطَّنْتُه لها، فأمسَكَ، وأقبلت زينبُ تَقحَّمُ لعائشة۔۔۔۔۔۔الحدیث"[13]

"ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سیدہ زینب بنت جحش بھی ہمارے پاس بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ مجھے اپنے ہاتھ سے مس کرنے لگے، میں نے آپ ﷺ کو ہاتھ سے اشارہ کیا، پس حضور ﷺ سمجھ گئے اور رک گئے۔ سیدۃ زینب نے سیدہ عائشہ کو سخت سست کہنا شروع کر دیا۔۔۔ الخ"

درج بالا روایت میں موجود لفظ "تقحم" مزید توضیح وشرح کا متقاضی تھا۔ اس کی بابت شارح نے درج ذیل توضیح ذکر کی ہے:

[13] ۔ سلیمان بن اشعث ابو داؤد، السنن (بیروت: دار الرسالۃ العالمیہ، 2009)، کتاب الادب، باب فی الانتصار، رقم الحدیث: 4898

"تقحم: کسی معاملہ میں اپنے آپ کو داخل کر دینا، قحم (ن) سے، اس کے معنیٰ آتے ہیں: کسی معاملہ میں بلا سوچے سمجھے گھس پڑنا، مرادی معنیٰ ہے: سخت سست کہلانا، بُرا بھلا کہنا"[14]

درج بالا اقتباس میں شارح نے حدیث کے غریب لفظ کی توضیح بیان کی ہے، البتہ اس توضیح کا کوئی حوالہ یا مصدر ذکر نہیں کیا۔ تمام شرح اسی طرز پر مرتب کی گئی ہے۔ طالبات کا خیال رکھتے ہوئے شارح نے شرح میں آسان اور عام فہم انداز اختیار کیا ہے۔

3۔ زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داؤد:

امام ابو داؤد کا ایک خاص اسلوب ہے کہ آپ "قال ابو داؤد" کے تحت اسانید و متون کے اختلافات، احادیث میں ظاہری طور پر نظر آنے والے اضطرابات اور رواۃ حدیث کی بابت توثیق و جرح کے اقوال وغیرہ کی ابحاث نقل کرتے ہیں۔ یہ مقامات یعنی "قال ابو داؤد" سنن ابو داؤد کے مشکل مقامات میں شمار ہوتے ہیں۔ لہذا متعدد شارحین حدیث نے اردو زبان میں ان مقامات کی توضیح پر حواشی و شروح مرتب کی ہیں۔ ان میں سے ایک شرح زیر تبصرہ "زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داؤد" ہے۔

شارح کا تعارف:

اس شرح کے شارح مولانا ابو عبد القادر محمد طاہر رحیمی ہیں۔ آپ کا تعلق ملتان سے ہے اور آپ جامعہ رحیمیہ اشاعت القرآن، ملتان کے مدیر و مہتمم ہیں۔

شرح کا تعارف:

یہ شرح اردو زبان میں ہے اور سنن ابو داؤد کے مشکل مقامات "قال ابو داؤد" کی مختصر توضیحات پر مشتمل ہے۔ یہ شرح ایک جلد پر محیط ہے اور شارح نے اس میں "باب طول القیام من الرکوع" تک کی احادیث کا احاطہ کیا ہے اور ساتھ یہ ذکر کیا کہ اس کے بعد طلبہ میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ وہ اگلی احادیث میں مشکل مقامات کو حل کر سکیں۔ یہ شرح آپ نے مارچ، 1984ء میں تحریر کی تھی۔ اس شرح کو قلمی نسخہ کے عکس کے ساتھ مکتبہ مدنیہ، لاہور نے 1984ء میں ہی طبع کی۔ جب کہ اسی مکتبہ کے ساتھ اس کے پانچ ایڈیشن شائع ہوئے۔ راقم کے سامنے مکتبہ مدنیہ، لاہور کا جو ایڈیشن ہے وہ پانچواں ہے اور سن اشاعت 1991ء درج ہے۔ جب کہ بعد ازاں یہ کتاب 2001ء میں اتر پردیش، انڈیا کے مطبع دار الکتب سے طبع ہوئی۔ شارح نے زیادہ تر اس شرح میں مولانا محمد شریف کشمیری کی تقاریر و افادات اور "بذل المجہود" سے استفادہ کیا ہے۔

[14]۔ مولانا ریاض احمد، روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابی داؤد (ملتان: مکتبہ امدادیہ، 2006)، 410۔

شرح کا اسلوب:

ابتدائے کتاب میں شارح نے مختصر مقدمہ قائم کیا ہے جس میں آپ نے سنن ابو داؤد کے متعلق بعض بنیادی مباحث بیان کی ہیں اور بعد ازاں امام ابو داؤدؒ کے حالات و آثار ذکر کیے ہیں۔ اس شرح کا اسلوب یہ ہے کہ شارح بنیادی طور پر کتاب کا عنوان قائم کرتے ہیں۔ مثلاً: سنن ابو داؤد کی پہلی کتاب "کتاب الطہارۃ" ہے۔ شارح نے عنوان قائم کیا ہے اور اس کے بعد آپ نے فقط ان ابواب کا ذکر کیا ہے کہ جس میں امام ابو داؤدؒ نے "قال ابو داود" کے تحت کوئی تعلیق ذکر کی ہے۔ آپ باب کا حوالہ دیتے ہیں اور متعلقہ مقام میں امام ابو داؤد کے الفاظ نقل کر کے اس کی بابت اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے توضیح ذکر کر دیتے ہیں جس سے امام ابو داؤد کے قول کا مقصد واضح ہو جاتا ہے۔ مثال ملاحظہ ہو:

امام ابو داؤدؒ "کتاب الطہارۃ " کے ذیل میں ایک باب لائے ہیں جس کا عنوان ہے:" باب كيف التكشُّف عند الحاجة"۔ اس باب کے ذیل میں امام ابو داؤدؒ ایک روایت لائے ہیں جس کے راوی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں :

"عن الأعمش، عن رجل عن ابن عمر: أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذا أرادَ حاجَةً لا يرفَعُ ثَوبَهُ حتَّى يَدنُوَ منَ الأرضِ - قال أبو داود: رواه عبدُ السلام بنُ حرب، عن الأعمشِ، عن أنسِ بنِ مالكٍ، وهو ضعيف"[15]

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنی کپڑے اونچے نہ کرتے یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابو داؤد فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبد السلام بن حرب نے اعمش عن انس ابن مالک کے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے"

درج بالا حدیث کے بیان کے بعد اس کے ایک اور شاہد، یعنی ایک اور سند کی بابت امام ابو داؤدؒ نے قول ذکر کیا کہ اس کا ایک طریق عبد السلام بن حرب عن اعمش عن انس ابن مالک ہے، لیکن وہ ضعیف ہے۔ یہاں امام ابو داؤدؒ نے اس طریق کے وجہِ ضعف کی بابت کوئی قول ذکر نہیں کیا۔ یہ قول اوپر اقتباس میں بولڈ فونٹ میں لکھا گیا ہے تا کہ اس کی درست نشاندہی ہو سکے۔ لہٰذا امام ابو داؤدؒ کا یہ قول دقت پیدا کر رہا ہے کہ یہاں ضعف کس میں ہے یا اس ضعف کی نوعیت کیا ہے؟ لہٰذا اس مقام کو صاحب شرح نے اشارہ دے کر ذکر کیا اور اس کی درج ذیل توضیح بیان کی ہے:

"اس کا مقصد یہ ہے کہ وکیع عن اعمش عن رجل عن ابن عمر کی سند قوی ہے اور دوسری سند یعنی طریق عبد السلام ضعیف ہے کیونکہ اعمش کی ملاقات انسؓ سے ثابت نہیں۔ سوال: وکیع کی سند بھی ضعیف ہے کیونکہ اس میں رجل مجہول کا

---

[15]۔ ابو داؤد، السنن، کتاب الطہارۃ،باب كيف التكشُّف عند الحاجة رقم الحدیث:14۔

واسطہ ہے۔ جواب: یہ رجلِ مبہم مؤلف کے نزدیک ثقہ و متعین ہے یعنی قاسم بن محمد، ورنہ سکوت نہ فرماتے، لہٰذا وکیع کی سند قوی ہے"[16]

افادہ کے لیے یہاں دونوں مکتبات کا حوالہ درج کر دیا ہے۔ درج بالا توضیح میں شارح نے "قال ابو داؤد" کی توضیح ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ حدیث باب جس سند اور طریق سے آئی ہے وہ طریق درست ہے، البتہ امام ابو داؤدؒ نے اس حدیث کے ایک طریق کی بابت جو ضعف کا تذکرہ کیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اس سند میں امام اعمش یہ حدیث سیدنا انس بن مالکؓ سے بیان کر رہے ہیں جب کہ امام اعمش کا سیدنا انس ابن مالکؓ سے سماع یا ملاقات ہی ثابت نہیں ہے۔ گویا کہ تدلیس کی وجہ سے یہ سند ضعیف قرار پاتی ہے۔ اس کے بعد آپ نے ایک سوال قائم کیا کہ حدیث باب میں جو سند آئی ہے اس میں یہ ذکر ہے کہ یہ روایت اعمش نے ایک آدمی سے لی، یعنی اس کا نام مذکور نہیں ہے اور وہ مجہول ہے، لہٰذا اصول یہ کہ مجہول کی روایت قابل قبول نہیں ہوتی! اس کا شارح نے یہ جواب ذکر کیا کہ یہ مجہول شخص امام ابو داؤدؒ کے ہاں متعین ہے۔ یہ قاسم بن محمد ہے اور یہ ثقہ راوی ہیں، لہٰذا یہ سند ضعیف نہیں ہے۔ اسی نوعیت کی توضیحات مکمل کتاب میں شارح نے درج کی ہیں جو کہ سنن ابو داؤد کے مدرسین اور طلبہ دونوں کے لیے یکساں مفید ہیں۔

4۔ عون الودود فی توضیح قال ابو داؤد:

سنن ابو داؤد میں امام ابو داؤدؒ کا ایک خاص اسلوب ہے کہ آپ "قال ابو داؤدؒ" کے تحت اسانید و متون کے اختلافات، احادیث میں ظاہری طور پر نظر آنے والے اضطرابات اور رواۃ حدیث کی بابت توثیق و جرح کے اقوال وغیرہ کی ابحاث نقل کرتے ہیں۔ یہ مقامات یعنی "قال ابو داؤد" سنن ابو داؤد کے مشکل مقامات میں شمار ہوتے ہیں لہٰذا متعدد شارحین حدیث نے اردو زبان میں ان مقامات کی توضیح پر حواشی و شروح مرتب کی ہیں۔ ان میں سے ایک شرح زیر تبصرہ "عون الودود فی توضیح قال ابو داؤد" ہے۔

شارح کا تعارف:

آپ کا مکمل نام ابو عبد اللہ ریاض احمد بن محمد یوسف بن شرف الدین الاثری الدنیافوری ہے۔ آپ کا آبائی علاقہ دنیا پور ہے۔ جبکہ آپ عرصہ دراز سے ملتان میں مقیم ہیں۔ آپ جامعہ رحمانیہ، ملتان میں استاذ حدیث کے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔

---

[16]۔ محمد طاہر رحیمی، زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داؤد، طبع خامس (لاہور: مکتبہ مدنیہ، 1991ء)، 21۔ ؛ محمد طاہر رحیمی، زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داؤد (اترپردیش: دارالکتاب، 2001ء)، 30۔

شرح کاتعارف:

"عون الودود فی توضیح قال ابو داوَد" سنن ابو داوَد کے خاص مقامات" قال ابو داوَد" کی جامع شرح ہے۔ یہ ابھی نامکمل ہے اور اس کا مخطوط مولانا ریاض احمد اثری کے ذاتی مکتبہ واقع ملتان شہر میں محفوظ ہے۔ تاحال اس مخطوط کی ضخامت چوالیس (44)صفحات ہے۔

شرح کااسلوب:

شارح کتاب کا عنوان قائم کرتے ہیں اور اس کے ذیل میں وہ باب ذکر کرتے ہیں کہ جس میں امام ابو داوَدؒ نے کسی حدیث کے بعد کوئی توضیح یا تعلیق ذکر کی ہوتی ہے۔ آپ امام ابو داوَدؒ کے الفاظ ذکر کرتے ہیں اور بعد ازاں اس کا ترجمہ نقل کرنے کے بعد "وضاحت" کا عنوان قائم کر کے اس قول کی جامع توضیح ذکر کرتے ہیں۔ اس توضیح کی خاصیت یہ ہے کہ آپ جو توضیح نقل کرتے ہیں اس کا مستند و بنیادی مصادر سے حوالہ بھی نقل کرتے ہیں۔

ذیل میں شارح کے اسلوب کو سمجھنے کے لیے وہی مثال ذکر کی جارہی ہے کہ جو گزشتہ سطور میں " زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داوَد از مولانا محمد طاہر رحیمی " کے اسلوب میں ذکر کی گئی ہے۔ ایک ہی مثال کو دونوں شروح کے ذیل میں ذکر کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ پڑھنے والوں کے سامنے دونوں شروح کا اسلوب واضح ہو جائے گا۔ مثال ملاحظہ ہو:

امام ابو داوَدؒ "کتاب الطہارۃ " کے ذیل میں ایک باب لائے ہیں جس کا عنوان ہے:" باب كيف التكشُّف عند الحاجة"۔ اس باب کے ذیل میں امام ابو داوَدؒ ایک روایت لائے ہیں جس کے راوی سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں :

" عن الأعمش، عن رجل عن ابن عمر: أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذا أرادَ حاجَةً لا يرفَعُ ثَوبَهُ حتَّى يَدنُوَ منَ الأرضِ - قال أبو داود: رواه عبدُ السلام بنُ حرب، عن الأعمشِ، عن أنسِ بنِ مالكٍ، وهو ضعيف"[17]

"سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنی کپڑے اونچے نہ کرتے یہاں تک کہ زمین کے قریب ہو جاتے۔ ابو داوَد فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبد السلام بن حرب نے اعمش عن انس ابن مالک کے طریق سے بھی روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے"

درج بالا حدیث کے بیان کے بعد اس کے ایک اور شاہد، یعنی ایک اور سند کی بابت امام ابو داوَدؒ نے قول ذکر کیا کہ اس کا ایک طریق عبد السلام بن حرب عن اعمش عن انس ابن مالک ہے، لیکن وہ ضعیف ہے۔ یہاں امام ابو داوَدؒ نے اس طریق کے

[17]۔ ابو داوَد، السنن، کتاب الطہارۃ،باب كيف التكشُّف عند الحاجة، رقم الحدیث:14۔

وجہ ضعف کی بابت کوئی قول ذکر نہیں کیا۔ یہ قول اوپر اقتباس میں بولڈ فونٹ میں لکھا گیا ہے تاکہ اس کی درست توضیح سمجھی جاسکے۔لہٰذا امام ابو داؤدؒ کا یہ قول دقت پیدا کر رہا ہے کہ یہاں ضعف کس میں ہے یا اس ضعف کی نوعیت کیا ہے؟لہٰذا اس مقام کو صاحب شرح نے اشارہ دے کر ذکر کیا اور اس کی درج ذیل توضیح بیان کی ہے:

اولاً شارح نے اس مقام" قال أبو داود: رواه عبدُ السلام بنُ حرب، عن الأعمشِ، عن أنسِ بنِ مالكٍ، وهو ضعيف " کا ترجمہ ذکر کیا بعد ازاں وضاحت کا عنوان قائم کرکے آپ نے پہلے ذکر کیا کہ یہاں ضعف کا اشارہ عبد السلام بن حرب کی طرف نہیں ہے بلکہ ضعف کا اشارہ حدیث کے طرق کی طرف ہے۔اس کے بعد آپ نے راوی حدیث عبد السلام بن حرب کی توثیق میں درج ذیل کتب سے حوالہ جات نقل کیے کہ ان کی طرف مراجعت کی جاسکتی ہے:

"تہذیب الکمال (11/456) (4000)، تہذیب التہذیب (5/220) (4189)، التقریب (1/ 599) (4018)،الکاشف(2/ 188) (3402)"[18]

شارح نے رجال کی بنیادی کتب سے عبد السلام بن حرب کی توثیق کے حوالہ جات درج کیے ہیں۔ جلد نمبر اور صفحہ نمبر کے بعد جو نمبر شمار ہے جیسا کہ تہذیب الکمال میں (4000) لکھا ہے،اس سے مراد سیریل نمبر ہے کہ تہذیب الکمال میں یہ راوی 4000 نمبر پر موجود ہے۔اس توضیح کو ذکر کرنے کے بعد شارح نے ذکر کیا کہ یہاں دو اسناد پر بحث امام ابو داؤدؒ کے پیش نظر تھی،جو سند امامؒ حدیث باب میں لائے ہیں وہ ان کے نزدیک صحیح سند ہے جب کہ جس کا ذکر امامؒ نے اپنے قول میں کیا وہ آپ کے نزدیک کمزور اور ضعیف سند ہے کیونکہ اعمش کا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ یہاں شارح نے "عون المعبود (1 / 21)" کا حوالہ بھی ذکر کیا۔ گویا حدیث باب جو کہ سیدنا عبد اللہ بن عمر سے ہے وہ امام ابو داؤدؒ کے ہاں صحیح ہے اور سدنا انس والی روایت امام ابو داؤد کے ہاں ضعیف ہے۔اس ذکر کے بعد شارح نے اسی حدیث کی اسناد کی بابت مزید درج ذیل بحث رقم کی ہے:

"راقم عرض کرتا ہے کہ حدیث ابن عمر بھی ضعیف ہے۔ امام دار قطنیؒ نے کہا ہے کہ دونوں روایات غیر ثابت ہیں اور امام ترمذیؒ نے دونوں حدیثوں پر انقطاع کا حکم لگایا ہے، دیکھیں: جامع ترمذی، الطہارۃ، باب: ماجاء فی الاستتار عند الحاجۃ، رقم حدیث 14۔ دوسرے نمبر پر اعمش مدلس راوی ہے اس کے سماع کی وضاحت نہیں ملی، لہٰذا حدیث ابن عمر بھی ضعیف ہے"[19]

---

[18]۔ ریاض احمد اثری، "عون الودود فی توضیح قال ابو داؤد"، مخطوطہ، ملتان، 2025،2۔

[19]۔ اثری، "عون الودود فی توضیح قال ابو داؤد"،3۔

درج بالا اقتباس و توضیح میں شارح نے یہ وضاحت ذکر کی ہے کہ امام ابو داوؒد جس طریق کو صحیح قرار دے رہے ہیں اس سند کو دو ائمہ حدیث: امام دار قطنی اور امام ترمذی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ساتھ آپ نے امام ترمذی کے قول کا حوالہ درج کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس سند کے ضعف کی دوسری وجہ آپ نے اعمش کے سماع کی عدم صراحت قرار دی ہے۔ یہ وہ توضیحات ہیں جو " زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داوَد از مولانا محمد طاہر رحیمی " میں مذکور نہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ "قال ابو داوَد" کی یہ شرح "زبدۃ المقصود" کی نسبت مطول و مفصل اور زیادہ جامع ہے کہ اس میں اقوال کے حوالہ جات سے بھی وضاحت کو مزین کیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث:

قرآن مجید کے بعد حدیث نبوی شریعت مطہرہ کا دوسرا ابنیادی ماخذ ہے۔ یہ قرآن مجید کی طرح محفوظ و مامون ہے۔ ہر عہد و علاقہ کے علماء نے حدیث کی خدمت کی اور اس ضمن میں کتب حدیث کی شروح، حواشی و تعلیقات بھی مرتب کی گئیں۔ جنوبی پنجاب کے علماء نے بھی کتب حدیث پر عربی و اردو میں شروح و تعلیقات مرتب کی ہیں۔ اس مقالہ میں درج ذیل منتخب اردو شروح و تعلیقات کا تعارفی و اسلوبیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے:

1. عطاء الباری (اردو شرح صحیح بخاری) از مولانا محمد عطاء المنعم
2. تعلیمات الباری (شرح صحیح بخاری) از مفتی محمد ادریس
3. تسہیل البخاری فی حل صحیح البخاری از مولانا سیف الرحمٰن
4. انعامات منعم لطالبات مسلم از مولانا محبوب احمد بہاولپوری
5. انعامات رحمانی شرح ترمذی ثانی از مولانا محبوب احمد بہاولپوری
6. روضۃ المعبود شرح اردو سنن ابو داوَد از مولانا ریاض احمد
7. زبدۃ المقصود فی حل قال ابو داوَد از مولانا محمد طاہر رحیمی
8. عون الودود فی توضیح قال ابو داوَد از مولانا ریاض احمد اثری